''مولوی محمد حسین بٹالوی نے 'اشاعت السنۃ' کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی۔ لفظ 'وہابی' آپ ہی کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو 'اہلحدیث' کے نام سے موسوم کیا گیا..... آپ نے حکومت کی خدمت بھی کی اور انعام میں جاگیر پائی۔''

(حاشیہ سیرت ثنائی، ص452، بحوالہ تعارف اہلحدیث)

اب یہ فرقہ اپنے آپ کو اہلحدیث و سلفی کہنے لگا مگر آج بھی عوام میں لفظ 'وہابی' اور غیر مقلد ہی زیادہ مشہور ہے۔ اس فرقے کا عقیدہ قرآن و سنت سے جدا ہے۔ یہ غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو مسلمان کہتا ہے جب کہ دنیا کے تمام مسلمانوں نے قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا۔ مسلم حکومتوں نے پابندی لگائی۔ اسلام سے خارج ہونے کا فیصلہ لیا۔ چاروں ائمہ کے ماننے والے علما، فقہا، مقلدین سب نے قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دیا، مگر اہلحدیث ہیں کہ اسی قادیانی کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز بتاتے ہیں۔ اس کے یہاں دعوتِ نکاح میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے عقائد سے اتفاق رکھتے ہیں اور اسے مؤمن و موحد تسلیم کرتے ہیں۔ فرقہ اہلحدیث کے ذمہ دار عالم مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

''اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جو درجہ ہے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا سب شریک ہیں۔ اس لیے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے ان کو باہمی رُحَمَآءُ ہونا چاہیے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ

ہے میں ان کو بھی اس میں شامل سمجھتا ہوں۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر، ص3، 16 اپریل 1915ء، بحوالہ تعارف علماء اہلحدیث)

اتنا ہی نہیں اگر ضرورت پڑی تو غیر مقلد عالم نے عدالت کے سامنے قادیانیوں کے اسلام و ایمان کی شہادت بھی پیش کی۔ مولوی عبدالعزیز سیکریٹری جمعیۃ مرکز اہلحدیث ہند لکھتے ہیں:

"آپ نے (مولانا امرتسری) مرزائیوں کو عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔" (فیصلہ مکہ، ص36)

اہلحدیث نے قادیانیوں کو صرف مسلمان ہی نہیں جانا بلکہ ان کے ساتھ عبادات و معاملات میں بہتر سے بہتر سلوک کیا، چنانچہ جو مرزائی غلام احمد کو نبی و رسول مانتے ہیں ان سے نکاح کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا کہ آیا ان سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ تو انھوں نے جوازِ نکاح کا فتویٰ دیا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں:

"اگر عورت مرزائن ہے تو علما کی رائے ممکن ہے مخالف ہو۔ میرے ناقص علم میں نکاح جائز ہے۔" (اخبار اہلحدیث امرتسر، 2 نومبر 1934ء، بحوالہ تعارف اہلحدیث)

نکاح جائز ہونے کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے جب کہ خود ان کے شیخ الکل فی الکل نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح پڑھایا اور نذرانے حاصل کیے۔ مؤلف 'تاریخ احمدیت' لکھتے ہیں:

"شادی کی تاریخ طے پا گئی تو آسمانی دولہا یعنی مسیح موعود علیہ السلام مرزا قادیانی دو خدام کی مختصر سی بارات لے کر دہلی پہنچے۔ خواجہ میر درد کی مسجد میں عصر و مغرب کے درمیان مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے گیارہ سو روپے مہر پر نکاح پڑھا جو ضعف و بڑھاپے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے اور ڈولی میں بیٹھ کر آتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے اس موقع پر مولوی صاحب کو ایک مصلّی اور پانچ روپے بطور ہدیہ دیے۔" (تاریخ احمدیت، جلد دوم، ص54، بحوالہ تعارف علماء اہلحدیث)

شاید آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ اہلحدیث اور قادیانی دونوں عقیدہ میں متفق ہیں بلکہ اہلحدیث، قادیانی فکر و نظر اور عقائد و خیالات کے ترجمان بھی ہیں۔ اس واقعہ کا اعتراف جماعت اہلحدیث کے مقتدر مصنف مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی نے بھی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"اس سے پیشتر اسی طرح کے اختلاط سے جماعت اہلحدیث کے کثیر تعداد میں لوگ قادیانی ہو گئے تھے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ابتدا

سے ان کو الہامی مان کر موافقت کی اور ان کی تائید میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں زوردار مضامین بھی لکھتے رہے جس سے جماعت اہلحدیث کے معزز افراد مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہوگئے۔'' (احتفال الجمہور، ص23)

یہاں ایک بات ذہن میں آسکتی ہے کہ قادیانی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، جس کو علمائے اسلام اور فقہائے امت نے کافر و مرتد کہا اس کے لیے غیر مقلدین اپنے دلوں میں کیوں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ ان کو جماعت مسلمین میں شمار کرتے ہیں۔ ان کی اقتدا میں نماز جائز بتاتے۔ مختصر یہ کہ اسے مومن و موحد تسلیم کرتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اس وجہ کو جاننے کے لیے کہیں دور جانے کے بجائے غیر مقلد عالم و مصنف ہی کی تصنیف دیکھی جائے وہاں اس کی تفصیل مل جائے گی۔

مولوی عنایت اللہ اثری غیر مقلد تحریر فرماتے ہیں:

''19 اگست 1962ء کو میں ظہر پڑھ کر مسٹر بدرالاسلام صاحب اسٹوڈنٹ بی ایس سی سال سوم کو بلوغ المرام پڑھا رہا تھا کہ دو مسافر تشریف لائے اور ظہر و عصر دونوں کو بصورت جمع پڑھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ احمدی ہوں گے۔ چنانچہ فارغ ہوکر ایک صاحب نے فرمایا کہ میں ربوہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں......انھوں نے باتوں باتوں میں یوں بھی فرمایا تھا کہ اہلحدیث احمدی ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب تو حنفی تھے، فرمایا کہ نہیں وہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔'' (العطر البلیغ، ص156)

مذکورہ اقتباس کو آپ خود ہی بغور پڑھیے اور قادیانی و اہلحدیث کے اتحاد و اتفاق کا جائزہ لیجیے۔

اہلحدیث کسی امام کی تقلید نہیں کرتے۔ ان کے مذہب میں کسی بھی امام کی تقلید شرک ہے اور ان میں کا ہر فرد اپنے کو تقلید سے آزاد سمجھتا ہے۔ ان کے علما قرآن و حدیث سے براہِ راست مسائل کا استخراج کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں متعدد آیاتِ قرآنیہ، احادیث صحیحہ، آثارِ صحابہ، اقوالِ ائمہ اور اجماعِ امت کی مخالفت کرنی پڑے وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں اور سب کی مخالفت ہی ان کے نزدیک اصل توحید و موحد ہونے کی علامت ہے۔ حالانکہ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ تقلید ایک ایسی چیز ہے جس سے کسی بھی صورت میں آج کا انسان اپنے کو جدا نہیں کرسکتا۔ اگر آپ خوش ہوکر ائمہ حقہ کی تقلید سے دست کش ہوتے ہیں تو یقین جانیے آپ کو اہل باطل کی تقلید شعوری یا غیر شعوری طور پر کرنی ہی ہوگی۔ اسی آزادی و ترکِ تقلید کا نتیجہ ہے کہ پوری امت مسلمہ نے جس سے کنارہ کشی کی اسی کی گود میں کھیلنے کو

یہاں قادیانی اور اہلحدیث کے درمیان رابطہ وتعلق کے سلسلے میں مزید کچھ جاننے سے قبل ہم ایک عظیم اولوالعزم پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکرِ جمیل سے اپنے ذہن وفکر کے ساتھ ساتھ قرطاس وقلم کو مشرف کرنا چاہیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبر اور اللہ تعالیٰ کی خلاقت کے عظیم شاہکار ہیں۔ اللہ نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور آپ نے گہوارۂ مادر میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا نیز حضرت مریم علیہا السلام پر لگائے گئے الزام کا جواب دیا اور بداندیشوں کے خیالاتِ فاسدہ کی بیخ کنی فرمائی۔

آپ نے 29 یا 22 سال کی عمر تک قوم کو دعوتِ حق دی اور نبوت کے پیغام سے اسرائیلیوں میں انقلاب کی روح پھونکنے کی سعی جمیل فرمائی۔ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا جیسا کہ پچھلے انبیائے کرام کے ساتھ ہو چکا تھا۔ ماننے والوں کی تعداد بہت کم رہی جب کہ منکرین کی ایک دنیا آباد تھی، جو ہر لحہ آمادۂ مخالفت رہتے اور آپ کی دعوت و پیغام کے خلاف تحریک کرتے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ ان کی ہزار مخالفت کے باوجود نہ رُک سکی تو انھوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش رچی اور انھیں سولی پر چڑھانے کا فیصلہ کرلیا۔ پھر اپنی ناپاک خواہشات کی تکمیل کے لیے اکٹھا ہوکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھیرے میں لے لیا تو رب قدیر جل مجدہ نے اپنے اس عظیم رسول کو آسمان پر اُٹھا لیا۔

آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو آسمان پر زندہ اُٹھایا گیا۔ آپ پر موت طاری نہیں ہوئی۔ پھر قربِ قیامت میں آپ کا نزول ہوگا۔ آپ منشائے الٰہی کے مطابق تبلیغ کریں گے، پھر آپ کو موت آئے گی۔

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دے دی گئی تھی اور آپ انتقال کر چکے تو قرآن مقدس نے اس کی تردید فرمائی۔ پوری امتِ مسلمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ آپ کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا، پھر آپ قربِ قیامت تشریف لانے والے ہیں۔ مذکورہ باتوں کی تائید میں چند فرمودات پیش کیے جاتے ہیں۔ قرآنِ مقدس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اختصار کے لیے صرف ترجمہ پیش ہے:

''اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ ہوگئی۔ تو ان سے ادھر پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا ایک روحانی (روح الامین) بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔ بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے